More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

باب چہارم

اخلاق و آداب

ا۔ سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمّت

سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں:۔

(ا) سخاوت کے معنی اور مفہوم بیان کریں۔

جواب: سخاوت کے معنی و مفہوم: سخاوت کے معنی ہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، کسی بھی راہ میں ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرنا سخاوت ہے۔ سخاوت کا مفہوم صرف مالی قربانی تک محدود نہیں ہے بلکہ اپنی ہر قسم کی صلاحیتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا بھی "سخاوت" ہے۔ یعنی اللہ کی رضا کے لیے حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنا "سخاوت" ہے۔

(۲) سخاوت اختیار کرنے کے کوئی بھی تین معاشرتی فوائد بیان کریں۔

سخاوت کے تین معاشرتی فوائد: سخاوت اختیار کرنے سے معاشرے کو بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں، ان میں سے تین یہ ہیں۔

(الف) سخاوت سے معاشرے میں امن وسکون اور محبت آشتی کی فضا عام ہوتی ہے۔

(ب) معاشرے سے بدامنی، نفرت اور حسد کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(ج) سخاوت کے ذریعے غریبوں اور مسکینوں سے محبت حاصل ہوتی ہے۔

(۳) سخاوت کے بارے میں قرآن مجید کی کسی بھی ایک آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: سخاوت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ:

"جو اپنا مال خرچ کرتا ہے تاکہ اس کا نفس پاک ہو جائے۔" (الیل۔۱۸)

(۴) سخاوت کے بارے میں کوئی حدیث لکھیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

جواب: سخاوت سے متعلق حدیث مبارکہ:

"سخی شخص اللہ تعالیٰ سے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دُور ہوتا ہے۔"

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کن دو آدمیوں کے ساتھ رشک کے لیے کہا ہے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صرف دو قسم کے آدمیوں کے ساتھ رشک کیا جانا چاہیے، ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہے اور وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر رہا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے نوازا ہے وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔"

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کریں۔

(۱) بخل اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے نعمت کی ناشکری ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ سخی سے محبت کرتا ہے۔

(۳) وسائل رکھتے ہوئے بھی اپنی اور محتاجوں کی جائز ضروریات پر خرچ نہ کرنے کو بخل کہتے ہیں۔

(۴) سخاوت کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حاجت مندوں کی حاجت کو پورا کرنا۔

(۵) اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو زیادہ مال دے کر آزماتا ہے آزماتا ہے تو کسی کو کم دے کر۔

جواب: (۱) ناشکری (۲) محبت (۳) بخل (۴) حاجت مندوں (۵) آزماتا

سوال نمبر ۳: درست جملوں کے سامنے ✓ اور غلط جملوں کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

۱۔ بخل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ✗

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سخاوت کی شاندار مثال ہے۔ ✓

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

۳۔ بخل ایک مثبت رویہ ہے۔ ✗

۴۔ قرآن و حدیث میں سخاوت کی تعریف کی گئی ہے۔ ✓

۵۔ اللہ تعالیٰ سخی سے محبت کرتا ہے۔ ✓

سوال نمبر ۴: کالم (ا) کے الفاظ کو کالم (۲) کے مناسب الفاظ کے ساتھ ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم (ا)	کالم (ب)
اگر کسی کے پاس مال و دولت نہیں ہے	اپنے پیچھے کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گوشت تقسیم	قرض قرار دیتا ہے جو بڑھا کر واپس کر دیا جائے گا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت	تزکیۂ نفس کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔
سخاوت کو اللہ تعالیٰ اپنے اوپر	کیا گیا وہی در حقیقت باقی رہنے والا ہے۔
سخاوت کو اللہ تعالیٰ	تو اسے قناعت کی زندگی اختیار کرنی چاہیے۔

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

۲۔ میانہ روی

سوال نمبر۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) میانہ روی کے معنی اور مفہوم بیان کریں۔

جواب: میانہ روی کے معنی و مفہوم: ''میانہ روی'' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جبکہ عربی زبان میں اس کو ''اعتدل'' کہتے ہیں۔ میانہ روی کے لفظی معنی ہیں درمیانہ روش یا چال اس کا مفہوم یہ ہے کہ زندگی کے تمام معاملات میں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے درمیانی روش کو اپنایا جائے۔

(۲) سبق میں میانہ روی کو کتنے دائروں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: میانہ روی کو تین دائروں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(الف) مذہب میں میانہ روی۔

(ب) معاشرت میں میانہ روی۔

(ج) معیشت میں میانہ روی۔

(۳) میانہ روی کی اہمیت کے بارے میں قرآن مجید کیا فرماتا ہے؟

جواب: میانہ روی کی اہمیت کے بارے میں قرآن کا فرمان: میانہ روی کی اہمیت کے بارے میں قرآن مجید کی سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۴۳ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے۔''

(۴) میانہ روی کی اہمیت کے بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد مبارک کیا ہے؟

جواب: میانہ روی کی اہمیت کے بارے میں حدیث مبارکہ: میانہ روی کی اہمیت سے متعلق حضور ﷺ کے ارشاد فرمایا ''جو میانہ روی اختیار کرے گا وہ محتاج نہ ہوگا۔''

(۵) معاشرت میں میانہ روی کا مطلب کیا ہے؟

جواب: معاشرت میں میانہ روی: معاشرت میں میانہ روی کا مطلب یہ ہے کہ زندگی

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

کے ہر پہلو میں اعتدال کی روش اختیار کی جائے۔

سوال نمبر ۲: صحیح جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

(۱)۔ "میانہ روی" جس زبان کا لفظ ہے، وہ ہے۔

✓ (الف) عربی (ب) فارسی (ج) سندھی (د) اردو

(۲) "اعتدال" سے کیا مراد ہے؟

✓ (الف) میانہ روی (ب) افراط و تفریط

(ج) روش یا چال (د) پُرمسرت و کامیاب

(۳) معاشرت میں "میانہ روی" سے مراد ہے:

(الف) زندگی میں اعتدال پیدا کیا جائے (ب) پڑوسیوں کا خیال رکھا جائے

✓ (ج) ذاتی اخراجات کو بڑھایا جائے (د) اسلام کی عبادات ادا کی جائیں۔

(۴) قرآن مجید میں "امت وسط" سے مراد ہے:

(ا) صدقہ و خیرات کرنے والی قوم (ب) عبادت کرنے والی قوم

✓ (ج) اعتدال میں رہنے والی قوم (د) معاف کرنے والی قوم

سوال نمبر ۳: خالی جگہیں پُر کریں۔

(۱) پیدل چلنے اور گاڑی چلانے میں بھی ...میانہ روی... سے کام لیا جائے۔

(۲) قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اپنی ...چال... میں اعتدال کیے رہنا۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ عمل وہ ہے جو مستقل اختیار کیا جائے چاہے ...تھوڑا... سا ہی کیوں نہ ہو۔

(۴) حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور ...آرام... بھی کرتا ہوں۔

(۵) اسلام کی تمام تر ...عبادات... میں میانہ روی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سوال نمبر ۴: درست جملوں کے سامنے ✓ اور غلط جملوں کے سامنے کا ✗ نشان لگائیں۔

۱۔ میانہ روی عربی زبان کا لفظ ہے۔ ✗

۲۔ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل وہ ہے جو مستقل اختیار کیا جائے۔ ✓

۳۔ گفتگو سخت یا بالکل دھیمی آواز سے کرنی چاہیے۔ ✗

۴۔ قرآن مجید میں ہے کہ اسی طرح ہم نے تم کو اُمتِ معتدل بنایا ہے۔ ✓

۵۔ سبق میں میانہ روی کو چار دائروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ✗

سوال نمبر ۵: کالم (۱) کے الفاظ کو کالم (۲) کے مناسب الفاظ کے ساتھ ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم (۱)	کالم (۲)
پچھلی اقوام زندگی کے مختلف	اعتدال کو کہتے ہیں۔
صدقہ و خیرات میں بھی	پُرمسرت اور کامیاب بن جاتی ہے
میانہ روی	اُمتِ وسط بتایا گیا ہے۔
میانہ روی سے زندگی	نہ بخل سے کام لیا جائے اور نہ اسراف سے۔
قرآن مجید میں اُمت مسلمہ کو	شعبوں میں افراط و تفریط کا شکار ہوگئیں۔

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

۳۔ مساوات

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) مساوات کے معنی اور مفہوم بیان کریں۔

مساوات کے معنی اور مفہوم

مساوات عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں برابری، اس کا مفہوم یہ ہے کہ سارے انسانوں کی اصل ایک ہی ہے۔ اسلام کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں، کوئی کسی سے کم تر نہیں۔ ان کے درمیان رنگ و نسل کی بنیاد پر امتیاز کرنا مساوات کے خلاف ہے، سارے انسانوں کے حقوق برابر جبکہ بڑائی اور بزرگی کا معیار صرف تقویٰ پر ہے۔

(۲) مساوات کس زبان کا لفظ ہے۔

جواب: مساوات عربی زبان کا لفظ ہے۔

(۳) مساوات کی اہمیت کے بارے میں حضور ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: مساوات کی اہمیت پر حدیث مبارکہ: مساوات کی اہمیت کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ''خبردار! کسی بھی عربی کو عجمی پر اور کسی بھی عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں اور نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر، سوائے تقویٰ کے۔

(۴) فضیلت اور شرافت کا جو قرآن مجید نے معیار بتایا ہے وہ بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید کی سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۳ میں اللہ نے فضیلت اور شرافت کا جو معیار بتایا وہ ذیل میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔''

(۵) صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی زندگی سے مساوات کی کوئی ایک مثال ذکر کریں۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب فلسطین کی فتح کے لیے بیت المقدس کے سفر پر جا رہے تھے تو سواری پر باری باری اپنے غلام کو سوار کرتے تھے اور خود پیدل چلتے تھے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جو لباس خود پہناتے تھے وہی اپنے غلام کو پہناتے تھے۔

سوال نمبر ۲: صحیح جواب ☑ پر کا نشان لگائیں۔

(۱) ''مساوات'' کے معنی ہیں:

(الف)✓ برابری کرنا (ب) زیادتی کرنا (ج) کمی کرنا (د) فرق کرنا

(۲) غزوہ خندق کے موقعے پر حضور ﷺ نے جس صحابی کے مشورے پر خندق کھدوائی وہ یہ ہیں:

(الف) حضرت صہیب رومی ✓(ب) حضرت سلمان فارسی

(ج) حضرت بلال حبشی (د) حضرت زید بن حارثہ

(۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پکارتے تھے۔

(الف) ''میرے بھائی'' کہہ کر (ب) ''میرے دوست'' کہہ کر

✓(ج) ''میرے آقا'' کہہ کر (د) ''میرے غلام'' کہہ کر

(۴) حضرت عمر جب فلسطین کی فتح کے لیے بیت المقدس کے سفر پر جا رہے تھے تو:

(الف) خود سواری پر بیٹھتے اور غلام پیدل چلتے۔

(ب) خود پیدل چلتے اور غلام کو سواری پر بٹھاتے۔

✓(ج) سواری پر باری باری غلام کو بٹھاتے اور خود پیدل چلتے۔

(د) غلام اور کو دونوں سواری پر ایک ساتھ بیٹھتے۔

(۳) خالی جگہیں پُر کریں۔

(۱) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جو لباس خود پہنتے تھے وہی اپنے ...غلام... کو پہناتے تھے۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو ...میرے آقا... کہہ کر پکارتے تھے۔

(۳) حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر ...فاطمہ بنت محمد... بھی چوری کرتیں تو میں اس کا بھی ہاتھ

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

کاٹ دیتا۔

(۴) رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی کا ...موذن... بنایا۔

(۵) حضور ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے اپنی پھوپھی زاد حضرت ...زینب بنت جحش... رضی اللہ عنہا کا نکاح کرایا۔

جواب: (۱) غلام (۲) میرے آقا (۳) فاطمہ بنت محمد ﷺ

(۴) (۵) زینب بنت جحش

سوال نمبر ۴: درست جملوں کے سامنے ✓ اور غلط جملوں کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

۱۔ مساوات برابری کو کہتے ہیں۔ ✓

۲۔ اسلام کے نزدیک تمام انسان برابر نہیں ہیں۔ ✗

۳۔ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مساوات کا عملی نمونہ تھے۔ ✓

۴۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ غفاری جو لباس خود پہنتے تھے وہی اپنے غلام کو پہناتے تھے۔ ✓

۴۔ بڑائی اور بزرگی کا معیار تقویٰ پر نہیں ہوتا۔ ✗

سوال نمبر ۵: کالم (۱) کے الفاظ کو کالم (۲) کے مناسب الفاظ کے ساتھ ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم (۱)	کالم (۲)
۱۔ حضور ﷺ کی ذات مبارک	ایک ہی کیفیت میں نظر آتے ہیں۔
۲۔ نبی ﷺ نے اپنے عمل سے نسلی امتیاز	تو مساوات کا عملی مظاہرہ نظر آتا ہے۔
۳۔ اسلامی عبادات پر غور کیا جائے	کندھا کندھے سے ملا کر کھڑے ہوتے ہیں۔
۴۔ روزہ میں سارے روزہ رکھنے والے	مساوات کا بہترین عملی نمونہ تھی۔
۵۔ نماز میں تمام نمازی	کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

۴۔ محنت کی عظمت

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) محنت کے لفظی معنی کیا ہیں؟

جواب: محنت کے لفظی معنی ہیں مُشقت اور تکلیف کے۔

(۲) محنت کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: **محنت کا مفہوم:** محنت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے محنت کر کے اپنی روزی کا بندوبست کرے اور اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرے۔

(۳) محنت کے ذاتی اور سماجی فوائد کا ذکر کریں۔

جواب: **محنت کے ذاتی اور سماجی فوائد:** محنت سے آدمی میں خودداری ہی پیدا ہوتی ہے، محنت سے آدمی چست اور توانا رہتا ہے اور بیماری اور کاہلی سے بچ جاتا ہے، محنت کرنے والا آدمی کسی کے آگے کبھی ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ محنت سے معاشرہ میں ترقی ہوتی ہے اور خوشحالی بڑھتی ہے۔

(۴) محنت کے بارے میں قرآن اور مجید کیا تعلیم دیتا ہے؟

جواب: **محنت سے متعلق قرآن کی تعلیم:** قرآن محنت اور مزدوری کی قدر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر ۱۰ میں فرمایا گیا، وہ پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تا کہ نجات پاؤ۔"

(۵) محنت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تعلیم ہے؟

جواب: **محنت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم:** محنت کے بارے میں تعلیم دیتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مزدور کی مزدوری اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔"

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کریں۔

(۱) محنت سے آدمی میں ....خودداری.... داری پیدا ہوتی ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

(۲) انسان کا بہترین ......رزق...... وہ ہے جو وہ خود اپنے ہاتھ سے کمائے۔

(۳) حضور ﷺ نے سوال کرنے کو ......ناپسند...... فرمایا ہے۔

(۴) محنت سے معاشرہ میں ......ترقی...... ہوتی ہے۔

(۵) حضور ﷺ نے فرمایا کہ مزدور کو اس کی اُجرت اس کے ......پسینے...... خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

جواب: (۱) خودداری (۲) رزق (۳) ناپسند (۴) ترقی (۵) پسینے

سوال نمبر ۳: درست جملوں کے سامنے ✓ اور غلط جملوں کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام بکریاں چراتے تھے۔	✗
۲۔ حضرت نوح علیہ السلام تجارت کیا کرتے تھے۔	✗
۳۔ حضرت ادریس علیہ السلام درزی تھے۔	✓
۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہیں بناتے تھے۔	✓
۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے۔	✗

سوال نمبر ۴: کالم (۱) کے الفاظ کو کالم (۲) کے مناسب الفاظ کے ساتھ ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم (۱)	کالم (۲)
۱۔ محنت کے معنی ہیں	جو وہ خود اپنے ہاتھوں سے کمائے۔
۲۔ محنت کرنے والا شخص کسی کے آگے	پیغمبر ہوتے ہیں۔
۳۔ دنیا کے بہترین انسان	دست دراز کرنے سے بچ جاتا ہے۔
۴۔ آخری پیغام حضرت محمد ﷺ	تکلیف اور مشقت
۵۔ انسان کا بہترین رزق وہ ہے	نے بکریاں بھی چرائی تھیں۔

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

۵۔ ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

سوال نمبر ا: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(ا) ماحول کی آلودگی کسے کہتے ہیں؟

جواب: **ماحول کی آلودگی:** ہمارے اردگرد جو چیزیں ہیں انہیں "ماحول" کہا جاتا ہے، ہمارے ماحول میں ایسی چیزوں کا شامل ہوجانا جو انسانی صحت کے لیے مضر ہوں اس کو "ماحول" کی آلودگی کہا جاتا ہے۔

(۲) ماحول کی آلودگی کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: ہمارے ماحول میں پائی جانے والی آلودگی کی تین اقسام ہیں۔

(ا) فضائی آلودگی (۲) آبی آلودگی (۳) صوتی آلودگی

(۳) اسلام کے مطابق ماحول کو آلودہ کرنا کیوں ناپسند کیا گیا ہے؟

جواب: اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام صرف آخرت کی فوز و فلاح پر زور نہیں دیتا بلکہ وہ اس دُنیا میں بھی انسانی زندگی کی خوشحالی اور فلاح و بہبود کا علمبردار ہے۔ ماحول کی آلودگی چونکہ انسانی زندگی اور اسکی فلاح و بہبود کے لئے انتہائی مضر ہے اس لیے اسلام کی تعلیمات میں ماحول کو پاک وصاف رکھنے اور اس کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانے پر زور دیتا ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۸ میں اس ضمن میں اللہ کا ارشاد ہے۔

"اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

(۴) فضائی ماحول کو آلودگی سے کیسے بچا سکتے ہیں؟

جواب: فضائی ماحول کو آلودگی سے درخت لگا کر بچایا جا سکتا ہے، کیونکہ درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں جو دھوئیں سے پیدا ہوتی ہے اور آکسیجن خارج کرتے ہیں جو

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

جانداروں کو سانس لینے میں مدد دیتی ہے۔ آکسیجن آلودگی سے ماحول کو صاف کرتی ہے۔

(۵) صوتی آلودگی کن چیزوں سے پھیلتی ہے؟

جواب: بہت زیادہ آوازوں کا شور، گاڑیوں کے ہارن کا شور اور لاؤڈ اسپیکر کا شور اور تیز آواز نکالنے والی گاڑیاں یعنی ایسی گاڑیاں جو چلنے میں زیادہ شور کرتی ہیں ان تمام چیزوں سے جن کا ذکر کیا گیا صوتی آلودگی پھیلاتی ہیں۔

سوال نمبر ۲: خالی جگہ پُر کریں۔

(۱) ہمیں چاہیے کہ آبادی کے قریب .... کو نہ جلائیں۔

(۲) لاؤڈ اسپیکر کا غیر .... استعمال نہ کریں۔

(۳) ایسی گاڑیاں استعمال کریں جو .... کم خارج نہ کرتی ہوں۔

(۴) حضور ﷺ نے فرمایا: "انسانوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو انسانوں کو .... پہنچائے۔"

(۵) حضور ﷺ نے پانی کو .... رکھنے پر زور دیا ہے۔

جواب: (۱) کوڑے کرکٹ (۲) ضروری (۳) دھواں (۴) نفع (۵) پاک صاف

سوال نمبر ۳: درست جملوں کے سامنے ✓ اور غلط جملوں کے سامنے کا نشان ✗ لگائیں۔

۱۔ ہمارے اردگرد جو چیزیں ہیں، انہیں "ماحول" کہا جاتا ہے۔ ✓

۲۔ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔ ✓

۳۔ درخت آکسیجن جذب کرتا ہے۔ ✗

۴۔ آلودگی اس دھرتی پر زندگی کی بنیاد ہے۔ ✗

۵۔ آبی آلودگی سے یہ خوراک انسانی کے لیے قابلِ استعمال نہیں رہتی۔ ✓

سوال نمبر ۴: کالم (۱) کو کالم (۲) کے مناسب الفاظ کے ساتھ ملا کر جملے مکمل کریں۔

Perfect24u.com

کالم(۱)	کالم(۲)
۱۔صوتی آلودگی	درخت لگانا بے حد مفید ہیں۔
۲۔فضائی آلودگی سے بچاؤ کے لیے	صدقہ جاریہ قرار دیا۔
۳۔درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ	شور کو کہتے ہیں۔
۴۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درخت لگانے کو	جذب کرتے ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

۶۔ حقوق العباد (رشتہ دار، مہمان، مریض)

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

(۱) حقوق العباد کے معنی اور مفہوم کیا ہے؟

جواب: حقوق العباد کے معنی و مفہوم: ''حقوق'' جمع ہے ''حق'' کے حق کے لفظی معنی ہیں ''ثابت شدہ چیز اور مراعات''۔ حقوق العباد کا مفہوم ہے کہ وہ مراعات جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر ایک دوسرے کے لیے عائد کی ہوئی ہیں۔ یعنی ایک بندے کا حق دوسرے بندے کی ذمہ داری یا فرض بنتا ہے۔

(۲) رشتہ داروں کے حقوق میں سے کوئی تین حقوق بیان کریں۔

جواب: رشتہ داروں کے تین حقوق: رشتہ داروں کے تین حقوق مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ وسلوک سے پیش آنا۔

(ب) رشتہ داروں کے ہر دکھ سکھ میں شریک ہونا۔

(ج) مشکل گھڑی میں رشتہ داروں کی مدد کرنا۔

(۳) مہمان کے کیا حقوق ہیں؟ ان میں سے کوئی تین بیان کریں۔

جواب: اسلام حقوق العباد پر زور دیتا ہے، وہ مہمان کی عزت و خدمت کرنے کو کہتا ہے، ہمارے پیارے نبی ﷺ بہت بڑے مہمان نواز تھے، مہمان نوازی سے متعلق آپ نے فرمایا۔

''جو شخص اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے''

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مہمان کے جو حقوق بتائے گئے ہیں ان میں سے تین یہ ہیں۔

(الف) مہمان کی عزت کرنا اور اس کے آرام وسکون کا خیال کرنا۔

(ب) اپنی وسعت کے مطابق مہمان کی خاطر تواضع کرنا۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

(ج) مسلم اور غیر مسلم مہمان کے درمیان ان کے حقوق میں فرق نہ کرنا۔

(۴) رسول اللہ ﷺ نے مریض کے حقوق کے حوالے سے کیا فرمایا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے مریض کے حقوق کے حوالے سے فرمایا:

* جب کوئی بیمار ہو جائے تو اسکی مزاج پُرسی کرو۔
* مریض کی عیادت کے وقت اس کے لیے دعائے شفا کرو۔
* بلا امتیاز مسلم غیر مسلم یا کوئی تمہارا دشمن بھی اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو۔

(۵) رشتہ داروں کے حقوق کے بارے میں حضور ﷺ کی عملی مثال پیش کریں۔

جواب: رشتہ داروں کے حقوق کے بارے میں حضور ﷺ کی عملی مثال یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی رضاعی ماں بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور اپنی رضاعی بہن شیماء رضی اللہ عنہا کا کھڑے ہو کر استقبال کرتے اور ان کے لیے اپنی چادر بچھاتے اور دور تک ان کو چھوڑنے جاتے۔

سوال نمبر ۲: خالی جگہیں پُر کریں۔

(۱) جب کوئی بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پُرسی کی جائے۔

(۲) مہمان بھی اپنے میزبان کا خیال رکھے۔

(۳) رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا حکم دیا گیا ہے۔

(۴) حضور ﷺ بہت بڑے مہمان نواز تھے۔

جواب: (۱) مزاج پُرسی (۲) میزبان (۳) صلہ رحمی (۴) مہمان نواز

سوال نمبر ۳: درست جملوں کے سامنے ✓ اور غلط جملوں کے سامنے ✗ کا نشان لگائیں۔

۱۔ حق کے لفظی معنی ہیں انصاف۔ ✗

۲۔ حقوق کی دو قسمیں ہیں: (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد۔ ✓

۳۔ انسانی تعلقات میں سب سے زیادہ اہمیت دوستوں کی ہے۔ ✗

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

۴۔رشتہ داروں سے قطع رحمی کا حکم دیا گیا ہے۔ ✗

۵۔اچھے معاشرے میں مہمان کی عزت کی جاتی ہے۔ ✓

سوال نمبر ۴: کالم (۱) کے الفاظ کو کالم (۲) کے مناسب الفاظ کے ساتھ ملا کر جملے مکمل کریں۔

کالم (۱)	کالم (۲)
مریض کی عیادت کا عمل	مہمان کی عزت کی جاتی ہے۔
قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی	انبیا کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔
اچھے معاشروں میں	داخل نہیں ہوگا۔
مہمان نوازی	مہمان نوازی کا ذکر آیا ہے۔
رشتہ توڑنے والا جنت	اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے۔

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com